بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

شعبہ ابلاغ

پریس ریلیز نمبر 13/532
19 دسمبر 2013ء
فوری اجرا کے لیے

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ
واشنگٹن ڈی سی 20431، ریاست ہائے متحدہ امریکا

آئی ایم ایف ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کے لیے توسیعی فنڈ سہولت (EFF) انتظام کے تحت پہلا جائزہ مکمل کر لیا اور 553.3 ملین ڈالر کی ادائیگی کی منظوری دے دی

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ایگزیکٹو بورڈ نے آج توسیعی فنڈ سہولت (EFF) کے تین سالہ پروگرام کے تحت پاکستان کی معاشی کارکردگی کا پہلا جائزہ مکمل کر لیا۔ جائزے کی تکمیل سے 360 ملین ایس ڈی آر (تقریباً 553.3 ملین ڈالر) کی فوری ادائیگی ممکن ہو گئی ہے۔

36 ماہ پر مبنی ای ایف ایف انتظام جس کی مالیت 4.393 ارب ایس ڈی آر (تقریباً 6.75 ارب ڈالر، یا آئی ایم ایف میں پاکستان کے کوٹے کا 425 فیصد) 4 ستمبر 2013ء کو ایگزیکٹو بورڈ نے منظور کیا تھا (دیکھئے پریس ریلیز نمبر 13/322)۔

پہلا جائزہ مکمل کرتے ہوئے ایگزیکٹو بورڈ نے حکام کی یہ درخواست بھی منظور کی کہ حکام کی جانب سے اصلاحی اقدامات کے پیشِ نظر خالص بین الاقوامی ذخائر (NIR) کے حوالے سے آخر ستمبر 2013ء کے پیمانۂ کارکردگی کی عدم تعمیل پر رعایت (waiver) دی جائے۔

پاکستان پر ایگزیکٹو بورڈ میں بحث و تمحیص کے بعد ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر اور قائم مقام چیئر محترمہ نعمت شفیق نے کہا کہ:

''توسیعی فنڈ سہولت انتظام کے تحت حکام کی کارکردگی اطمینان بخش رہی ہے۔ انہوں نے مالیاتی عدم توازن اور شعبہ توانائی میں ساختی مسائل سے نمٹنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ تاہم بحیثیت مجموعی کمزوریاں اب بھی زیادہ ہیں اور مالیاتی ردّ و بدل میں مضبوطی لانا، بیرونی محاذ پر استحکام کو بڑھانا اور ساختی اصلاحات کو محکم کرنا بے حد ضروری ہے۔

ٹیکس انتظام کو بہتر بنانے اور ٹیکس کے حوالے سے خامیاں دور کرنے کے لیے زیادہ شدّ و مد سے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ بجلی کے نرخوں میں اضافے سے سبسڈیز کم ہو گئی ہیں لیکن شعبہ توانائی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مزید کوششیں درکار ہیں۔ ہدفی نقدی منتقلیوں میں رساؤ سے بچتے ہوئے غریب ترین آبادی کو تحفظ دینا ضروری ہو گا۔

بین الاقوامی ذخائر کی کمتر سطح کو پھر سے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مرکزی بینک کو پالیسی ریٹ میں ردّ و بدل، ذخائر کی خریداری اور شرح مبادلہ میں زیادہ لچک کے ذریعے ذخائر میں اضافے کے لیے اپنے مختلف پالیسی طریقے استعمال کرنے چاہئیں۔ جب ذخائر بحال ہونے لگیں تو مرکزی بینک کو گرانی سے بھی نمٹنا ہو گا جس کے لیے مرکزی بینک کو مزید خود مختاری دینا از حد ضروری ہے۔

مالی شعبے کے استحکام کو تحفظ دینے کی پالیسیاں جاری رہنی چاہئیں جن میں کم از کم مقررہ سطح سے کم سرمائے کے حامل بینکوں اور بلند غیر فعال قرضوں سے نمٹنا اور بینکوں کے زیرِ تحویل حکومتی قرضے کی

نگرانی شامل ہیں۔

ساختی اصلاحات پر جو اچھا آغاز ہوا ہے وہ جاری رہنا چاہیے۔ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے حکام کے نجکاری منصوبوں پر عملدرآمد نہایت اہم پیشرفت ہوگی۔ کاروباری ماحول بہتر بنانے اور سادہ تر اور شفاف تر نظام ٹیکس کو اختیار کرنے سے بھی فائدہ ہوگا۔‘‘